

برساتی آرہی ہے، دل و دماغ وفا پیشگاں کی خیر نہیں  
 یہ دراصل میرے محبوب کی بزمِ نشاط  
 جگر سے آہِ شرر بار ہوتی آتی ہے  
 کے فردوس کا جواب ہے، یعنی محبوب کی بزمِ نشاط کو جنت سے تشبیہ دی  
 اور اس کا جواب چشمِ خونبار نے مہیا کیا۔ محبوب عیش و نشاط میں مشغول ہے  
 اور غریب عاشق آنکھوں سے خون برسا رہا ہے۔

۳۔ لغات : ہدیۃ النظر : نگاہوں کے لیے تحفہ۔  
 شرح : اے وحشیو ! جو جنوں میں مبتلا ہو، تمہیں مبارک  
 ہو، اب ہوشِ جنوں خوب ترقی کرے گا، کیونکہ بہار آگئی ہے اور نگاہوں  
 کے لیے ایک تحفہ بن کر آئی ہے۔

۴۔ شرح : اب باوفا عاشقوں کے دل و دماغ کی خیر نہیں، کیونکہ  
 آہِ جگر سے چنگاریاں چھوڑتی ہوئی نکلی ہے۔  
 یہ غزل بھی اسی اور عرشی دونوں کے مجموعوں میں شامل ہے۔



۱۔ شرح : یونہی افزائشِ وحشت کے جو ساماں ہوں گے  
 اگر وحشت میں دل کے سب زخم بھی ہم شکلِ گریباں ہوں گے  
 ترقی کے ایسے ہی سامان جمع ہونے  
 وجہِ بالوسی عاشق ہے تغافل اُن کا  
 رہے تو دل میں نہ کبھی قتل کریں گے، نہ پشیمان ہوں گے  
 جتنے زخم ہیں، وہ سب گریبان  
 دل سلامت ہے تو صدموں کی کمی کیا ہم کو  
 کی صورت بے شک اُن سے تو بہت جان کے خواہاں ہونگے